4814CH13

# خوابِ آزادی

اپنی آزادی کا دیکھا خواب میں نے رات کو
یاد کرتا ہوں میں اپنے خواب کی ہر بات کو

میں نے یہ دیکھا کہ میں ہر قید سے آزاد ہوں
یہ ہُوا محسوس جیسے خود میں ”زندہ باد“ ہوں

اب مجھے قانون کا ڈر کیا، مرا قانون ہے
خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گر وہی مضمون ہے

جتنی تھیں پابندیاں، وہ خود مری پابند ہیں!
وہ جو مائی باپ تھے حاکم وہ سب فرزند ہیں

ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام
آج کرنا ہے مجھے آزادیوں کو احترام

جس جگہ لکھا ہے مت تھوکو! میں تھوکوں گا ضرور
اب سزاوارِ سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور

not to be republished

اک ٹریفک کے پولیس والے کی کب ہے یہ مجال
وہ مجھے روکے میں رُک جاؤں یہ ہے خواب وخیال

میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں
جس جگہ چاہے رکوں اور جس جگہ چاہے مڑوں

سائیکل کی رات میں بتّی جلاؤں کس لیے
ناز اس قانون کے آخر اٹھاؤں کس لیے

ریل اپنی ہے تو آخر کیوں ٹکٹ لیتا پھروں
کوئی تو سمجھائے مجھ کو یہ تکلف کیوں کروں!

کیوں نہ رشوت لوں کہ جب حاکم ہوں میں سرکار ہوں
تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

© NCERT not to be republished

چور بازاری کروں یا شاہ بازاری کروں!
مجھ کو حق ہے جس طرح چاہوں میں اپنا گھر بھروں

گھی میں چربی کے ملانے کی ہے آزادی مجھے
اب ڈرا سکتی نہیں گاہک کی بربادی مجھے

میں ستم گر ہوں، ستم پیشہ، ستم ایجاد ہوں!
مجھ کو یہ حق پہنچتے ہیں سب کہ میں آزاد ہوں

یک بیک جب نیند سے چونکا تو دیکھا یہ حقیر
اپنی آزادی ہی کی پابندیوں کا ہے اسیر

(شوکت تھانوی)

## معنی یاد کیجیے

| | | |
|---|---|---|
| کوزہ | : | مٹی کا پیالہ، کُلّھڑ |
| کوزہ گر | : | کوزہ بنانے والا (کمہار) |
| فرزند | : | سزا کے لایق |
| یک بیک | : | اچانک، یکا یک |
| حقیر | : | کم تر |
| اسیر | : | قیدی |

© NCERT not to be republished

## سوچیے اور بتائیے۔

1. شاعر نے خواب میں کیا دیکھا؟
2. شاعر کے بے خوف ہونے کی کیا وجہ تھی؟
3. ''خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گر وہی مضمون ہے'' اس مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
4. شاعر نے اپنے آپ کو تھانے دار کیوں کہا ہے؟
5. چور بازاری اور شاہ بازاری سے کس طرح گھبرا جا سکتا ہے؟
6. گاہک کی بربادی گھر میں چربی ملانے سے کیسے ہو سکتی ہے؟
7. نیند سے بیدار ہونے کے بعد شاعر اپنے آپ کو کن پابندیوں میں گھرا پاتا ہے؟

## مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام.......................

.......................اب سزا وارِ سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور

میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں.................

....................... تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

## نیچے لکھے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

احترام سزاوار رشوت چور بازاری حقیر

## ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

آزادی قید زندہ باد غلام اسیر بربادی

## دار لگا کر لفظ بنائیے۔

ایمان عزت وفا تھانے چوکی

© NCERT not to be republished

## عملی کام

- اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے اور جو اشعار آپ کو پسند ہوں انھیں یاد کیجیے۔
- چند مزاحیہ شعرا کے کلام کو لائبریری سے حاصل کر کے پڑھیے۔

## پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

ہم نوالہ، ہم مشرب اور ہم خیال وغیرہ مرّکب الفاظ ہیں۔ ان میں ''ہم'' سابقہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح درج ذیل کے لیے مرکب لفظ لکھیے جن کے پہلے ہم استعمال ہو۔

ایک ہی نام کا =

ایک ہی مذہب کا =

ایک شکل کا =

برابر کی عمر کا =

ساتھ سفر کرنے والا =

## غور کرنے کی بات

- اس نظم کے شاعر 'شوکت تھانوی' ہیں جو اپنی ظرافت کے لیے مشہور ہیں۔ مزاحیہ ایسی نظم جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی یا مسکراہٹ آ جائے اور معاشرے میں پھیلی ہوئی خرابیوں پر چوٹ بھی کی جائے وہ طنزیہ نظم کہلاتی ہے۔
- شوکت تھانوی کا اصل نام محمد عمر تھا۔ وہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ اسی لیے وہ اپنے نام کے ساتھ ''تھانوی'' لگاتے تھے۔ ان کی نظم کا یہ مصرع ع

''تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانے دار ہوں''

اس لیے بھی دلچسپ ہے کہ اس میں انھوں نے ''تھانوی'' کی رعایت سے لطف پیدا کرنے کے لیے خود کو ''تھانے دار'' کہا ہے۔

© NCERT not to be republished